

شیطان

کی انسان سے دشمنی

30-January-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْہِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّہُمْ اِلَّا كَانَ عَلَیْہِمْ تَرْتِیْبًا فَاِنْ شَاءَ
 عَدَّ بِہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہُمْ

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے
 نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے حسرت کا سبب
 ہوگی۔ پس اللہ پاک چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۲۴۷/۵، حدیث: ۳۳۹۱)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے
 پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمائیے مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِيُّ الْمُوْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادِہٖ“ مسلمان

کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔⁽¹⁾

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم وین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اذْکُرُو اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہر انسان اپنے دشمن سے نفرت کرتا اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، دشمن جتنا زیادہ مضبوط ہو، اس سے محفوظ رہنے کی اتنی ہی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے، اُسی قدر حفاظتی تدابیر بھی زیادہ کی جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! انسان کا سب سے بڑا اور سب سے خطرناک (Dangerous) دشمن شیطان ہے، اولیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے لے کر عام انسان تک ہر

ایک سے دشمنی رکھتا اور ان کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانوں سے کام لیتا ہے، اللہ پاک نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر شیطان کی پہچان کروائی ہے۔ آج کے بیان میں ”شیطان کی انسان سے دشمنی“ کے متعلق آیات، احادیث مبارکہ، بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ کے واقعات اور شیطان کے وار کو ناکام بنانے کے طریقے بھی سنیں گی۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُنا نصیب ہو جائے۔ آئیے! سب سے پہلے شیطان کی انسان سے دشمنی کا ایک واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

شیطان لعین کے شر سے محفوظ رہنا

ایک مرتبہ ولیوں کے سردار حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سفر فرما رہے تھے، اس دوران چند دن آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ایک ایسے مقام پر قیام فرمایا جہاں پانی نہیں تھا، جب غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو پیاس کی شدت محسوس ہوئی تو بارش ہونے لگی جس سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سیراب ہو گئے، پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے آسمان پر ایک نور دیکھا، جس سے ایک کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی، جس سے یہ آواز آئی: ”اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں!“ یہ سُن کر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر فرمایا: ”اے شیطان لعین! دُور ہو جا۔“ تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدلا اور وہ شکل دُھواں بن گئی۔ پھر شیطان نے یوں وار کیا: ”اے عبدالقادر! تم مجھ سے اپنے علم، اپنے رب کریم کے حکم اور اپنے مراتب کے سلسلے میں سمجھ بوجھ کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے (70) بزرگوں کو گمراہ کر دیا۔“ انسان کے دشمن شیطان کے اس وار کو بھی ہمارے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے یہ فرما کر ناکام بنا دیا: ”یہ صرف میرے رب کریم کا فضل و احسان ہے۔“ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے پوچھا گیا: آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

نے ارشاد فرمایا: اُس کی اس بات سے کہ ”بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔“ (بہجۃ الاسرار، ذکر شی من اجوبتہ مما یدل علی قدم راسخ، ص ۲۲۸ مخلصاً)

صَلِّ عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلِّ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! شیطان لعین عام انسانوں سے تو دشمنی رکھتا ہی ہے مگر اللہ والوں سے اس کی دشمنی اور زیادہ سخت ہوتی ہے اور ان کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے وار کرتا ہے، کئی بار ناکام ہونے کے باوجود بھی مایوس نہیں ہوتا جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں پیران پیر، روشن ضمیر، حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جیسی ہستی کو بہکانے کے لئے یہ وار کیا کہ میں نے تمہارے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس کے اس وار کو ناکام بنا دیا۔ ذرا سوچئے! مخلوقات میں سب سے بڑا مقام کس کا ہے؟ یقیناً پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایسے نمازی تھے کہ ان کی مثل کوئی نمازی ہو ہی نہیں سکتا، ان کی مثل کوئی عبادت کرنے کا گمان بھی نہیں کر سکتا۔ ان پر تو تَهَجُّد بھی فرض تھی، اگرچہ وہ مالکِ شریعت ہیں، مگر ربِّ کریم کے احکام پورے فرمائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! یاد رکھئے! شیطان انسانوں کا کھلا دشمن ہے، اس بات کا ذکر اللہ پاک نے پارہ 15 سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ کی آیت نمبر 53 میں فرمایا ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿٥٣﴾ تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْعَرَفَان: بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! معلوم ہوا! شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ شیطان اس دشمنی کے اظہار کے لئے کئی ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی ریاکاری کروا کر نیکیاں برباد کروا دیتا ہے۔ ☆ کبھی وسوسے ڈال کر نیکیاں کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ ☆ کبھی مسلمانوں میں دشمنی

اور پھوٹ ڈلو کر غیبتوں اور تہمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ☆ کبھی جھوٹ بُلوا کر آخرت کو تباہ کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ ☆ کبھی حسد کے کانٹے دل میں چبھو کر دوزخ کی آگ میں پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ☆ کبھی تکبُر میں مُبْتَلَا کر کے اپنی دُشمنی کا نشانہ (Target) بناتا ہے۔ ☆ کبھی واہ واہ کی خواہش میں گرفتار کروا کر نیکیوں کو ضائع کرواتا ہے۔ ☆ کبھی مسلمانوں کے دلوں میں چھپی دُشمنیاں پیدا کر کے اپنا کام نکالتا ہے۔ ☆ کبھی ماں باپ کی نافرمانی پر اُبھار کر دنیا و آخرت میں ذلیل کرواتا ہے۔ ☆ کبھی بیماریوں پر بے صبری اور چیخ و پکار کروا کر صبر کے بے حساب ثواب سے محروم کروا دیتا ہے۔ ☆ کبھی نمازوں سے ☆ کبھی فرائض سے ☆ کبھی فرض و لازم عِلْمِ دین سے دُور کرتا ہے۔ ☆ کبھی تلاوتِ قرآن سے روکتا ہے۔ ☆ کبھی نیک اعمال کرنے میں سستی ڈالتا ہے۔ اَلْفَرَضُ! شیطان اپنی دشمنی نکالنے کے لیے طرح طرح سے اِنسان کو گھیرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں اس کے ہر وار سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

شیطان کا ایک ہتھیار ”ریاکاری“

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتا، اگر ہم خُوب کوشش کر کے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو شیطان ہماری عبادت، صدقات و خیرات کو مقبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیتا ہے، ہماری عبادت میں کوئی ایسی غلطی کروانے کی کوشش کرتا ہے جو اسے ضائع کر دے یا پھر عبادت کے بعد ہمارے دل میں مشہور ہونے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بلا ضرورت

شرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کر کے ”اپنے منہ میاں مٹھو“ بننے سے باز نہیں آتیں اور یوں شیطان کے پھیلانے ہوئے ریاکاری کے جال میں جا پھنستی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ریاکاری کی تعریف

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامتہ بركاتہم العالیہ ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 66 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا (ریاکاری ہے)۔

آئیے! امیر اہل سنت دامتہ بركاتہم العالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ حصہ اول، صفحہ 73 سے ریاکاری کی چند مثالیں سنتی ہیں۔ خیال رہے! ریاکاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا سارا دار و مدار نیت پر ہے، لہذا جو مثالیں پیش کی جا رہی ہیں وہ اگرچہ ریاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی مقامات پر نیت کے فرق سے احکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آئیے! اپنی اصلاح کی نیت سے توجہ کے ساتھ سنئے:

ریاکاری کی 10 مثالیں

(1) قرآنِ قراءت اس لئے سیکھنا کہ قاریہ کہا جائے۔ (2) اپنے لئے عاجزی کے الفاظ مثلاً ”گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ اسلامی بہنیں سادہ مزاج سمجھیں اور عاجزی کی تعریف کریں۔ (3) اسلامی بہنوں سے اس لئے اچھے طریقے سے ملنا کہ اچھے اخلاق والی کہلائے۔ (4) دُعا وغیرہ میں رونا آجائے تو اس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ اسلامی بہنوں پر یہ تاثر قائم ہو کہ یہ ریاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پونچھ لیتی ہے۔ (5) اسلامی بہنوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! آندھیری قبر میں کیا ہو گا! آہ!

قیامت میں حساب کیسے ڈوں گی! وغیرہ۔ (6) اسلامی بہنوں پر اپنی دُنیا سے بے رغبتی اور نیک نامی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالدار اسلامی بہنوں سے ملنے سے بچتی ہوں۔ (7) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جملے کہنا کہ اسلامی بہنیں رَحْم دل کہیں۔ (8) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِيْح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا اسلامی بہنوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہلا کر یا اُنہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔ (9) اسلامی بہنوں کے سامنے کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ مَواقع پر سُنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنّتوں کا اہتمام نہ کرنا۔ (10) دعوت میں یا اسلامی بہنوں کی موجودگی میں اِس لئے کم کھانا کہ وہ اسے سُنّت کی پیروی کرنے والی اور کم کھانے والی تصور کریں۔ اللہ پاک ریاکاری سے ہماری

حفاظت فرمائے۔ اِمِين بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

پساری پساری اسلامی بہنوں! ریاکاری سے بچنے کے لئے عبادت کے دوران بھی شیطانی و سُوسوں سے بچنے کی کوشش کریں، کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وسوسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اخلاص ہونا ضروری ہے، اسی طرح ہر نیکی و عبادت کے دوران اسے قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔

اگرچہ اس طرح سوچنا اور غور و فکر کرنا بہت مشکل کام ہے مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب کوشش کر کے ایک عرصے تک اس پر صبر کیا جائے تو اللہ پاک کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کریم کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۹۴:تغیر)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جا رہا تھا۔ اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جا رہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور خرابیاں پیدا کرتے ہیں، وہ اسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حیرت سے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے، اسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کر دے گی اور لوگ لڑنا جھگڑنا خود ہی شروع کر دیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کر رہا تھا۔ شیطان نے شیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شیرے پر لکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بلی تھی، اُس بلی نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیار ہو گئی، دو (2) سپاہی بازار سے گزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتا بھی تھا، کُتے نے بلی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کر دیا، بلی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شیرے کے برتن میں جا گری اور مر گئی۔ حلوائی نے اپنی بلی کو مرتے دیکھا تو کُتے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر سپاہیوں نے حلوائی کو ہلاک کر دیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو انہوں نے سپاہیوں کو مار ڈالا، جب لشکر کو اپنے دو (2) سپاہیوں کی موت کا علم ہوا تو لشکر نے (غصے میں) آکر پورے شہر کو تباہ و برباد کر دیا۔ (شیطان کی حکایات، ص ۱۵۰ الخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! بیان کردہ واقعے میں جو سبق ہمارے لئے موجود ہے، وہ یہی ہے کہ ہم خود بھی جھگڑوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی اس شیطانی کام سے روکنے کی کوشش کریں، کیونکہ بسا اوقات صرف غلط فہمی کی بنیاد پر بہت سے جھگڑے وجود میں آتے، کئی گھر بلکہ کئی خاندان اُجڑ جاتے ہیں، اس لئے اگر کوئی ہمیں لڑوانا بھی چاہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو اس کے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیں۔

لڑنا ہے تو نفس و شیطان سے لڑیے

لہذا ہمیں چاہئے کہ لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے شیطان کے اس ہتھیار کو ناکام بنائیں اور اپنی اسلامی بہنوں سے مَحَبَّت، اچھے اخلاق، نرمی اور بھلائی سے پیش آئیں۔ یاد رکھئے! جھگڑے کا ایک سبب اعتراض بھی ہے، یہ اعتراض ہی جھگڑا ہے، اسی اعتراض برائے اعتراض کے بعد ہی بات بگڑتی ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے تک جا پہنچتی ہے، لہذا جب بھی کسی کی اصلاح مقصود ہو یا کسی مُعاظِلے کی طرف توجُّہ دلانے کا ارادہ ہو تو اعتراض (Objection) والا رویہ اپنانے کے بجائے سمجھانے والا انداز اختیار کیجئے۔ نرمی سے اور علیحدگی میں اُس کو اُس کے عیب پر آگاہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ دوسری اسلامی بہنوں کے سامنے اس کی اصلاح کرنا اُسے ذلیل کرنے اور اسلامی بہنوں کی نظروں سے گرانے کی طرح ہے۔ جس کے نتیجے میں سامنے والی لڑائی کر کے بدلہ لینے کے لئے تیار ہو جاتی ہے، لہذا کسی سے بھی جھگڑا نہ کیجئے اور نرمی و مَحَبَّت اور صبر سے کام لیجئے، ☆ہاں! اگر لڑنا ہی ہے تو مَر دود شیطان سے لڑیں، ☆ اگر لڑنا ہی ہے تو نفسِ امارہ سے لڑائی کریں، ☆ اگر لڑنا ہی ہے تو گناہوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے شیطان کا مقابلہ کیجئے، ☆ اگر لڑنا ہی ہے تو غیبت و تہمت کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے مقابلہ کیا

جائے، ☆ اگر لڑنا ہی ہے تو فلموں ڈراموں سے لڑائی کیجئے، ☆ اگر لڑنا ہی ہے تو سود کے خلاف لڑائی کیجئے، ☆ اگر لڑنا ہی ہے تو دھوکہ سے لڑائی کیجئے، ☆ اگر لڑنا ہی ہے تو بدگمانیوں اور تہمتوں کے خلاف دشمنی کا اظہار کیجئے۔ اَلْعَرَضُ! لڑنا ہی ہے تو بُرائیوں سے لڑیئے اور معاشرے کو نیکیوں کی طرف لے جائیئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیطان کی انسان سے دشمنی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ وہ انسان کو دنیا میں تو اپنے طرح طرح کے ہتھیاروں اور وسوسوں کے ذریعے گمراہ کرتا ہی ہے، مگر موت کے وقت بھی لوگوں کو بہکانے، گناہوں پر اکسانے اور دولتِ ایمان چھین کر انہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا انسان توبہ کر کے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مسافر بن جائے۔ اسی وجہ سے وہ دنیا میں توبہ سے روکنے، موت کے وقت ایمان چھیننے کی کوشش میں رہتا ہے، آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح انسان اپنے ایمان سے ہاتھ دھو کر دوزخ کا حق دار بن جائے، شیطان انسان کے دل میں جو وسوسے ڈالتا رہتا ہے، وہ وسوسے بعض اوقات اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ انسان کے لئے اپنا دین و ایمان بچانا مشکل ہو جاتا ہے، جیسے کبھی تقدیر کے بارے میں وسوسہ، کبھی ایمانیات کے بارے میں وسوسہ، کبھی عبادات کے بارے میں وسوسہ، کبھی پاکیزگی کے معاملات کے بارے میں وسوسہ اور کبھی یہ نافراد شیطان اللہ پاک کے بارے میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ آئیے! اس کے متعلق ایک واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

امام رازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور شیطان

جب امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے وصال کا وقت قریب آیا تو شیطان بھی وہاں آپہنچا۔ اُس نے ان سے پوچھا: تم نے عمر مُناظروں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: بے شک خُدا ایک ہے۔ اس نے کہا: اس پر کیا دلیل؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ایک دلیل قائم فرمائی، وہ مردود فرشتوں کا استاد رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس نے سب توڑ دیں۔ اب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پیر و مُرشد حضرت نجم الدین کُبریٰ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کہیں دُور دراز مقام پر رُوضو فرما رہے تھے، وہاں سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے آواز دی: کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص ۸۸ ملخصاً)

بُرے خاتمہ سے بچنے کا طریقہ

پساری پساری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ایمان کی سلامتی اور اچھے خاتمے کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل سے مرید ہو جانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پیر و مُرشد کی باطنی توجُّہ سے بھی شیطانی واروں سے حفاظت ہوتی ہے، حتیٰ کہ ایمان پر خاتمہ نصیب ہو جاتا ہے، ورنہ شیطان موت کے وقت وسوسوں کے ذریعے مسلمان کے ایمان کو برباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

پساری پساری اسلامی بہنو! شیطانی وسوسوں سے بچنے، ایمان کی سلامتی، نیکیوں پر استقامت پانے، پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے سچی نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے اچھی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ اچھی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا

ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والی بن جائیں تو آج ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہِ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیے اور سنتوں کی دُھو میں مچانے کے لئے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔

شیطان کیوں مردود ہوا؟

پساری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! شیطان مردود کے بارے میں سنتی ہیں کہ یہ کون تھا اور اس پر یہ آفت کیوں آئی کہ اللہ پاک نے اس کو ہمیشہ کے لئے اپنی پاک بارگاہ سے مردود قرار دے دیا۔

یاد رکھئے! بد بخت و لعنتی قرار دیے جانے سے پہلے شیطان خوبصورت، حسین، بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت زیادہ عبادت کرنے والا، فرشتوں کا سردار تھا، اس کو فرشتوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا، حضورِ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، ابلیس کو خالص آگ سے پیدا کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الزهد والرفاق، باب فی احادیث متفرقة، ص ۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵) ابلیس جس کو شیطان کہا جاتا ہے، فرشتوں کا سردار بننے سے پہلے یہ چالیس (40) ہزار سال تک جنت کے خزانے کا نگران رہا، اسی (80) ہزار سال تک فرشتوں کے ساتھ رہا، بیس (20) ہزار سال تک فرشتوں کو بیان سناتا رہا، تیس (30) ہزار سال تک مُقَرَّبِیْن فرشتوں (جیسے حضرت جبرائیل و حضرت عزرائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام و غیرہ) کا سردار رہا، 1 ہزار سال تک رُوحَانِیِّیْن (یعنی سورج چاند سے زیادہ روشن چہرہ والے مخصوص فرشتوں) کا سردار رہا، 14 ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا، پہلے آسمان میں اس کا نام عابد، دوسرے میں زاہد،

تیسرے میں عارف، چوتھے میں ولی، پانچویں میں تقی، چھٹے میں خازن اور ساتویں آسمان میں عزازیل تھا جبکہ لوح محفوظ میں اس کا نام ابلیس (یعنی اللہ کی رحمت سے ناامید) لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے بے خبر تھا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۵۳ طہ) جب اللہ پاک نے اسے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو کہنے لگا: اے اللہ! تُو نے اسے مجھ پر فضیلت دے دی، حالانکہ میں اس سے بہتر ہوں، تُو نے مجھے آگ سے اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے، میں آگ کا ہو کر اس مٹی سے بنے ہوئے انسان کو سجدہ کروں؟ تو ربِّ کریم نے فرمایا: میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ تمام فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کیا، مگر شیطان مردود نے تکبر کی وجہ سے سجدہ نہیں کیا تو فرشتوں نے اللہ کریم کا شکر ادا کرنے کے لئے دوسرا سجدہ شکرانے کے طور پر کیا، لیکن شیطان ان سے بے تعلق کھڑا رہا اور اسے اپنے اس فعل پر کوئی افسوس نہ ہوا، تو اس کے تکبر کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے ہمیشہ کے لئے اسے اپنی بارگاہ سے مردود قرار دے کر نکال دیا، خنزیر کی طرح لٹکا ہوا منہ، سر اونٹ کے سر کی طرح، سینہ بڑے اونٹ کی کوہان جیسا، چہرہ ایسے جیسے بندر کا چہرہ، آنکھیں کھڑی، نتھنے جام کے کوزے جیسے کھلے ہوئے، ہونٹ نیل کے ہونٹوں کی طرح لٹکے ہوئے، دانت خنزیر کی طرح باہر نکلے ہوئے اور داڑھی میں صرف سات بال، اسی صورت میں اسے جنت سے نیچے پھینک دیا گیا اور قیامت تک کے لئے لعنت کا حق دار بن گیا ہے اور تب سے یہ ابلیس، مردود اور شیطان کے نام سے مشہور ہو گیا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۹)

تکبر کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! ابھی ہم نے شیطان کے متعلق سنا کہ یہ کتنا بڑا عبادت گزار، علم والا تھا لیکن اس کو ایک گناہ کی وجہ سے بارگاہِ الہی سے مردود قرار دے کر نکال دیا گیا اور وہ گناہ

ہے تکبر۔ ☆ تکبر شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہ لوگوں سے اپنی دشمنی ظاہر کرتا اور لوگوں کو گمراہ کر کے ان کو اللہ پاک کی ناراضی کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے، یاد رکھئے! ☆ تکبر ہلاک کر دینے والی عادت ہے، ☆ تکبر کرنے والے اللہ پاک کے ناپسندیدہ بندے ہیں، ☆ تکبر کرنے والے بد نصیبوں کے دلوں پر اللہ پاک مہر لگا دیتا ہے، ☆ تکبر کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں ☆ اور ایسے بد بخت ذلیل و رسوا ہو کر دوزخ (Hell) میں داخل کیے جائیں گے۔ آئیے! تکبر کی تعریف سنتی ہیں:

تکبر کی تعریف

خود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تکبر ہے، چنانچہ

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۹۱)

امام راغب اصفہانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لکھتے ہیں: تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل

سمجھے۔ (الفردات للزغب، ص ۶۷)

جس کے دل میں تکبر پایا جائے اسے ”مُتَكَبِّرٌ“ کہتے ہیں۔

تکبر سے بچنے کے طریقے

تکبر سے نجات پانے کے لئے عاجزی کے فضائل کو سامنے رکھئے اور اس طرح ”غور و فکر“ یعنی اپنا محاسبہ کیجئے کہ میدانِ محشر میں ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبر کی وجہ سے میرا ربِّ کریم مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے دوزخ

میں جھونک دیا گیا تو دوزخ کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گی؟ اس طرح اپنا محاسبہ کرنے سے ان شاء اللہ تکبر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

اسی طرح تکبر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے یوں دُعا کیجئے: یا اللہ! میں نیک بننا چاہتی ہوں، تکبر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتی ہوں، مگر نفس و شیطان اڑے آجاتے ہیں، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے، عاجزی کی نعمت عطا فرما دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

تعویذات کے آداب و مسائل

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آئیے! امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کے رسالے ”زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی“ کے صفحہ نمبر 20 سے تعویذات کے چند آداب و مسائل سنتی ہیں: ☆ قرآنی آیت پڑھنے کیلئے حیض و نفاس و جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے اور آیت کا تعویذ لکھنے میں بھی پاکی کی حالت کا لازمی طور پر خیال رکھے۔ جن پر غسل فرض نہیں وہ بے وضو بغیر چھوئے دیکھ کر یا زبانی آیت پڑھ سکتی ہیں مگر بے وضو آیت کا تعویذ لکھنا ان کے لئے بھی جائز نہیں۔ اسی طرح ان سب کو ایسا تعویذ چھونا یا پہننا حرام ہے۔ ☆ اگر آیت کا تعویذ کپڑے، ریگیزین یا چمڑے وغیرہ میں سلاھاوا ہو تو بے غسلوں اور بے وضو سب کیلئے اس کا چھونا، پہننا جائز ہے۔ ☆ تعویذ ہمیشہ اس طرح لکھئے کہ ہر دائرے والے حَرْف کی گولائی کھلی رہے، یعنی اس طرح: ط، ظ، ہ، ہ، ص، ض، و، م، ف، ق وغیرہ ☆ آیات وغیرہ میں اعراب (یعنی زیر، زبر، پیش وغیرہ) لگانا ضروری نہیں۔ ☆ پہننے کا تعویذ ہمیشہ واٹر پروف انک مثلاً بال پوائنٹ سے لکھئے۔ ☆ تعویذ لپیٹنے سے پہلے پڑھئے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ☆ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہ تعویذ لپیٹنے میں سیدھی طرف سے پہلے فرماتے تھے ☆ پہننے والوں کو چاہئے کہ پسینے اور پانی وغیرہ کے اثر سے

بچانے کیلئے تعویذ کو موم جامہ کر لیں (یعنی موم میں تر کئے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا پلیٹ لیں) یا پلاسٹک کو ٹنگ کر لیں پھر کپڑے، ریگیزین یا چمڑے وغیرہ میں سی لیں۔ عورت سونے چاندی کی ڈبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے۔ ☆ جس برتن، پیالے یا پلیٹ وغیرہ پر قرآنی آیت لکھی ہو اُس کا استعمال مکروہ ہے البتہ بہ نیتِ شفا اُس میں پانی وغیرہ پی سکتے ہیں لیکن بے وضو یا حیض و نفاس والی عورت کو آیت والا برتن چھونا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۳۲۷ طصاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ